© rasailojaraid.com

ارکانِ کابینہ اور ممبرانِ اسمبلی کو ہائی سٹینڈرڈ معیار پر پالنا پڑے گا۔ ہمیں جمہوریت پسند عوام کی حیثیت سے ان نمائندوں کی عظیم قربانیوں کی لازماً قدر کرنا چاہیے، جنہوں نے ہمارے مفادات اور حقوق کے تحفظ کی خاطر کروڑوں روپے داؤ پر لگا کر اسمبلی کی ممبر شپ حاصل کی ہے۔ انہیں نہ صرف اس کا نقد فائدہ لینا ہے؛ بلکہ اگلے انتخابات کا خرچہ بھی کسی نہ کسی طرح جمع کرنا ہے۔ اس کے بغیر جمہوریت کی گاڑی آگے نہیں چل سکتی۔

حزبِ اختلاف کا خیال ہے کہ دریائے سندھ کی رائلٹی اور شعبہ سیاحت کی آمدنی وغیرہ کے ذریعے صوبائی اخراجات پورے کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہر شخص کو یقین ہے کہ جب بھی لیڈرِ حزبِ اقتدار میں آئیں گے، تو ساری رائلٹی ملنے کے باوجود عوام ٹیکس کے بوجھ سے آزاد ہرگز نہیں ہوں گے۔

گلگت بلتستان کے غریب و متوسط عوام پر عائد ہونے والے ٹیکسوں کے اس بوجھ میں کمی کے لیے کئی تجاویز پیش کی جا سکتی ہیں:

ایک تجویز یہ ہے کہ پانچویں صوبے کے منتخب ارکان بڑے صوبوں کے حکمرانوں جیسے مراعات لینے کے بجائے اسلام کے زرین اصولوں، خاص کر فضائل زہد و تقویٰ کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایثار و قناعت اختیار کریں۔ یعنی مالدار نمائندے اپنی مخلصانہ سیاسی و حکومتی خدمات بلا معاوضہ انجام دیں۔ غریب نمائندے ماہوار پچاس ہزار روپے پر گزارہ کریں۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ پانچویں صوبے کو آبادی کے لحاظ سے اتنا بڑا بنایا جائے کہ عوام پر اپنے منتخب کردہ حکمرانوں کے ضروری اخراجات پورے کرنا زیادہ بھاری نہ ہو۔

اس تجویز پر عملدرآمد کی **ایک صورت** یہ ہے کہ آزاد کشمیر کو صوبہ گلگت بلتستان میں شامل کیا جائے۔ ''گلگت بلتستان کو آزاد کشمیر میں شامل کرنے'' کا مطالبہ غیر فطری ہونے کی وجہ سے ہمارے سیاسی حلقوں کے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔ کیونکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی شہ رگ ''جموں و کشمیر'' کی مکمل آزادی تک موجودہ آزاد کشمیر، گلگت بلتستان سے چھوٹا ہے، جہاں ایک ایئرپورٹ بھی بنانے کی جگہ نہیں؛ اس محدود علاقے میں گلگت بلتستان جیسے عظیم خطے کو کیسے شامل کیا جا سکتا ہے!؟

جب آزاد کشمیر، صوبہ گلگت بلتستان میں شامل ہو جائے گا، تو یقیناً پانچویں صوبے کے عوام پر انتظامی اخراجات زیادہ مہنگے نہیں پڑیں گے۔ کیونکہ اس سے جنگلات اور سیاحت کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ اس کے

© rasailojaraid.com